

## 59905-یوم والدہ نہ منانے پر والدہ نارض ہوتی ہے

### سوال

ایک عرب ملک کا باشندہ میرا دوست ہے وہاں سر کاری طور پر یوم والدہ منایا جاتا ہے، میرا یہ دوست والدہ کی بنیا پر مناتا ہے، لیکن اب وہ اس چیز کو ختم کرنا چاہتا ہے اگر ایسا کرے تو اس کی ماں ناراض ہوتی ہے کیونکہ وہ اس کی عادی ہو چکی ہے اور ان کے ملک میں یہ عادت بن چکی ہے، اسے خدشہ ہے کہ اگر اس نے ایسا کیا تو والدہ ناراض ہو جائیگی اور موت تک اس سے راضی نہیں ہو گی، اس نے والدہ کو یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ یہ توار منانا حرام ہے لیکن والدہ مطمئن نہیں ہوئی کیونکہ ملک کی فضاء ہی الیسی ہے، اب اسے کیا کرنا چاہیے، اس کے متعلق ہمیں معلومات فراہم کریں اللہ آپ کو جزاۓ خیر عطا فرمائے؟

### پسندیدہ جواب

یوم والدہ کا جشن اور توار منانا ایک الیسی لمحجود کردہ بدعت ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منایا اور نہ ہی آپ کے صحابہ کرام نے، اور پھر اسی طرح یہ توار منانا تو فارسے مشاہد ہے، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کی مخالفت کرنے کا حکم دیا ہے، لہذا یہ توار منانا جائز نہیں اور نہ ہی اس معاملہ میں والدہ کی اطاعت کی جائیگی، اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"معصیت و نافرمانی میں اطاعت نہیں، بلکہ اطاعت تو نیکی و بھلائی میں ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (7257) صحیح مسلم حدیث نمبر (1840).

لیکن اس شخص کو اپنی والدہ کے ساتھ نیکی و بھلائی اور حسن سلوک کرتے رہنا چاہیے، اور وہ انہیں سمجھانے اور مطمئن کرنے کی کوشش کرے کہ یہ توار منانا بدعت ہے، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"سب سے برے اور شریر ترین امور اس دین میں بدعتات ہیں، اور ہر بدعت گمراہی ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (867) سنن نسائی حدیث نمبر (1578) نسائی رحمہ اللہ نے درج ذیل الفاظ زیادہ روایت کیے ہیں:

"اور ہر گمراہی آگلے میں ہے"

پھر والدہ کا حق تو یہ ہے کہ سارا سال ہی اس سے حسن سلوک کیا جائے اور نیکی و بھلائی کا بر تاؤ ہو اور اس کا عزت و احترام کیا جائے نہ کہ کسی ایک مخصوص دن میں، تو پھر اس توار کے وقت ہی والدہ سے حسن سلوک چہ معنی دارد؟

پھر یہ بھی ہے کہ یہ بدعت تو ہمارے اندر صرف ان معاشروں سے وارد ہوتی ہے جہاں والدین کی نافرمانی عام ہو چکی ہے، جہاں آپ دیکھیں گے کہ ماں باپ کوئی اولٹہاؤسز کے علاوہ کہیں پناہ نہیں ملتی، اور ان معاشروں میں آپ کو ماں باپ سے دوری اور قطع رحمی کے علاوہ کچھ نظر نہیں آئیگا، اس لیے انہوں یہ خیال کیا کہ ماں کی عزت میں ایک دن کا توار منانا ان کی قطع رحمی کے گناہ کو دھوڈا لے گا، اور سال بھر میں یہی کافی ہے؟!

لیکن ہمارا دین اسلام ہمیں والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتا ہے، اور قطع رحمی سے روکتا ہے، ہمارے دین نے ماں کو ایسا مقام دیا ہے جو اسے کسی بھی شریعت میں نہیں دیا گیا، حتیٰ کہ ماں کا حق توبا پ سے بھی مقدم ہے۔

جیسا کہ بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ :

"ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کئے لگا : اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سے میرے لیے حسن صحبت اور حسن سلوک کا سب سے زیادہ کوئی مستحق ہے؟"

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تیری ماں اس نے کہا پھر کون؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تیری ماں، اس نے پھر پوچھا اس کے بعد کون؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری ماں۔

اس نے عرض کیا : اس کے بعد کون؟ تو آپ نے فرمایا تیر اولاد"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5514) صحیح مسلم حدیث نمبر (4621)۔

اور والدہ کے فوت ہونے جانے کے بعد ماں سے نیکی و حسن سلوک مقطوع نہیں ہو جاتا، بلکہ ماں زندگی میں بھی عزیز ہے اور فوت ہونے کی صورت میں بھی، وہ اس طرح کہ جب فوت ہو تو والدہ کا نماز جنازہ ادا کیا جائے اور اس کے لیے بخشش واستغفار کی دعا کی جائے، اور اس کی وصیت کو پورا کرنا اور والدہ کے رشتہ داروں اور اس کی سیلیوں کی عزت و احترام کیا جائے۔

اس لیے ہمیں اپنے اس عظیم الشان دین کو اپنا ناچاہیے اور اسلامی آداب و احکام پر عمل پیرا ہوں اسی میں بُدایت و راہنمائی اور کفالت ہے اور اسی میں رحمت پائی جاتی ہے۔

شیخ علی محفوظ رحمہ اللہ اسلامی تھواروں کو چھوڑ کر غیر اسلامی تھواروں کو اپنانے کی خطرناکی اور اس تھوار میں کفار کی مشاہدت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ ان کی امت سے کچھ لوگ اور گروہ ایسے ہوں گے جو اہل کتاب کی ان کے شعارات و علامات اور عادات میں مشاہدت کر گیں، جیسا کہ درج ذیل حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔"

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"البته ضرور بضرور تم اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں کی ہاتھ کے برابر ہاتھ اور بالشت کے برابر بالشت پیر وی کرو گے حتیٰ کہ اگر وہ گوہ کی بل اور سوراخ میں داخل ہوئے تو تم بھی ان کی پیر وی کرو گے۔"

صحابہ کہتے ہیں ہم نے عرض کیا : اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس سے مراد یہ وو نصاری ہیں؟

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اور کون؟"

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

نقائی اور تقیید کی محبت اگرچہ دلوں میں پائی جاتی ہے لیکن یہ شرعی طور پر اس وقت صحیح نہیں اور باعث غصب ہے جب کہ وہ عادت اور شمارہ ماری شریعت اور فکر و اعتماد کے مخالف ہو، خاص کر جب وہ تقیید عقیدہ تایا تعبد ہو یا پھر وہ ان کا کوئی شمارہ اور عادت ہو۔

جب مسلمان اس دور میں کم درجہ ہو جکے ہیں؛ اور وہ اپنے دشمنوں کی عادات و کی پیروی اور زیادہ کرنے لگے ہیں اور ان میں بہت سارے پورپی مظاہر راجح ہو جکے ہیں چاہے وہ کمپت کے اعتبار سے ہوں یا پھر تصرفات سلوکیہ، اور ان مظاہر میں ماں کا تواریخی شامل ہے "انتی

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ ماں کے تواریخ کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں :

"ہر وہ تواریخ شرعی تواریخ کے مخالف ہو وہ تواریخ عقیدہ اور نئے الحجاد کردہ ہیں، جو نئے تو سلف صاحبین کے دور میں معروف تھے، بلکہ یہ غیر مسلمانوں کی جانب سے الحجاد کردہ ہیں، تو اس طرح اس میں بدعت کے ساتھ ساتھ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے دشمنوں سے مشابہت بھی ہوتی ہے۔

اہل اسلام کے ہاں اسلامی تواریخ معروف ہیں اور وہ عید الفطر اور عید الاضحی اور ہفتہ وار عید جمعہ کا دن ہے، ان تین عیدوں کے علاوہ دین اسلام میں کوئی اور تواریخ نہیں، اس کے علاوہ جو تواریخ اور عیدیں الحجاد کر لی گئی ہیں وہ مردود ہیں اور شریعت اسلامیہ میں باطل ہیں۔

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس کسی نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود ہے"

لیعنی اللہ کے ہاں وہ قابل قبول نہیں، اور ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں :

"جس کسی نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود ہے"

جب یہ واضح ہو گیا تو وہ تواریخ کا سوال میں ذکر ہوا ہے اور جسے ماں کا تواریخ کہا جاتا ہے مثاً بجا نہیں، اس میں عید کے شماریں سے کوئی بھی شمار کرنا مثلاً خوشی و سرور کا اغفار اور تخفیخ تخفیف دینا یا اس طرح کا کوئی اور کام کرنا بجا نہیں۔

مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اپنے دین پر عمل پیرا ہو اور اس دین پر فخر کرے، اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عظیم اور قیمتی دین میں اپنے بندوں کے لیے جو مقرر کر دیا ہے نہ تو اس میں کوئی کمی کرے اور نہ ہی اس میں کوئی زیادتی کرے۔

اور مسلمان کو یہ بھی چاہیے کہ وہ برائیک کی جی حنوری ہی نہ کرتا پھرے، بلکہ اس کی ایسی شخصیت ہوئی چاہیے جو اللہ کی شریعت پر عمل کرنے والی ہو، تاکہ وہ تبوع ہو اور لوگ اس کی پیروی کریں ناکہ تابع بنتا پھرے، تاکہ وہ اس وہ نمونہ ہونا کہ کسی شخص کی بات ماننے والا، کیونکہ دین اسلام توہر اعتبار سے کامل ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

بِآجِ میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے اور تم پر امین نعمت کو بھر پور کر دیا ہے، اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر راضی ہو گیا ہوں۔

ماں اس سے زیادہ ختمدار ہے کہ سال بھر میں اس کے لیے صرف ایک دن منایا جائے، بلکہ ماں کا تواویلاد پر حق ہے کہ وہ ہر وقت اور ہر دن اس کا خیال رکھیں، اور اس کی ضروریات کا خیال کریں، اور ہر وقت اللہ کی مصیت کے علاوہ ماں کی اطاعت کرتے رہیں "انتی

ماخوذ از: مجموع فتاویٰ اشیخ ابن عثیمین (301/2).

مزید آپ سوال نمبر (10070) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

واللہ اعلم۔